شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام الرحمٰن
مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور

استاد محترم کی علمی عظمت

میرے اساتذہ کی فہرست نامکمل رہے گی جب تک اس میں عصر حاضر کے نابغۂ روزگار اور ہر دل عزیز استاذ حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کا تذکرہ نہ ہو۔ دار العلوم حقانیہ میں جب میں نے داخلہ لیا اس وقت آپ دار العلوم حقانیہ میں فوقانی درجات کی کتابوں کے استاذ تھے۔ میں نے آپ سے نور الانوار، سلم العلوم، دیوان متنبّی اور قرآن مجید کی تفسیر پڑھی۔ چونکہ میرے درجہ سادسہ پڑھنے کے دوران آپ ''جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ'' تشریف لے گئے، اس لیے درس نظامی کی کتابوں میں مزید استفادہ کا موقع نہ مل سکا، البتہ رمضان المبارک میں آپ وطن تشریف لاتے تو دورۂ تفسیر پڑھانے کا اہتمام فرماتے جس میں شرکت کا مجھے بھی موقع ملتا۔

آپ اکوڑہ خٹک کے سادات خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد محترم جناب الحاج مولانا قدرت شاہ صاحب (مرحوم) اپنے وقت کے دیندار اور علم دوست شخص تھے ان کی درس نظامی سے مستقل فراغت کا اندازہ مجھے نہیں، لیکن اکوڑہ خٹک کے علمی حلقہ میں لوگ آپ کو ''غازی استاذ'' کے نام سے یاد کرتے تھے۔ ادب فارسی اور فقہ سے دلی شغف تھا۔ حضرت مولانا سید شیر علی صاحب کے بیان کے مطابق فقہ اور فارسی کی ابتدائی کتابیں آپ نے اپنے والد محترم سے پڑھیں۔

نامور اساتذہ

حضرت مولانا عبد الحق نور اللہ مرقدہ، حضرت مولانا عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر اساتذہ سے استفادہ حضرت مولانا سید شیر علی صاحب کی خصوصیت ہے۔ آپ ہر استاذ کی خوبیوں کے امین تھے۔

تدریسی خدمات

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، دار العلوم کراچی نمبر 5، جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی اور منبع العلوم میران شاہ میں آپ نے تدریس کی اور ہزاروں کی تعداد میں تلامذہ نے آپ سے استفادہ کیا۔

میں ایام طالب علمی میں آپ کی مسجد محلّہ اعظم گڑھ اکوڑہ خٹک میں کئی سال امام رہا اور مدینہ منورہ جانے

کے بعد آپ کی جگہ خطابت کی ذمہ داریاں میں نبھاتا رہا۔اس لیے مجھ پر آپ کی خاص توجہات رہیں۔متنبّی میں نے آپ سے خارجی طور پر پڑھی ،جس کے لیے میں روزانہ فجر کی نماز کے بعد آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوتا جہاں ناشتہ آپ کے دستر خوان پر کرتا اور سبق بھی پڑھتا تھا، اس کے ساتھ آپ کے برخوردار سید امجد علی شاہ کو آٹھویں کلاس کی ریاضی اور انگلش پڑھاتا۔تفسیر اور ادب عربی سے آپ کا خاص تعلق رہا، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے آپ نے تفسیر میں ''پی ایچ ڈی'' کی۔ ماجیستر میں سورۃ کہف کی تفسیر پر عظیم علمی مقالہ لکھا اور دکتورہ (پی ایچ ڈی) میں تفسیر حسن بصری پر کام کیا۔الحمد للہ دونوں مقالات کو علمی حلقوں میں بڑی پذیرائی ملی۔

تین علوم سے خصوصی تعلق

اگرچہ درس نظامی کے جملہ فنون پر آپ کو عبور حاصل ہے اور ہر فن کی اہم کتابیں آپ نے بار بار پڑھائیں تاہم میرے اندازے کے مطابق تین علوم سے آپ کو دلی شغف رہا:

(۱) قرآنی علوم سے آپ کو گہرا رابطہ رہا، چنانچہ ماجیستر اور دکتورہ میں تفسیر پر کام آپ کے دلی لگاؤ کا بین ثبوت ہے۔رمضان المبارک میں چھٹیوں کے موقع پر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے علاوہ پشاور اور میران شاہ میں کئی بار آپ نے دورۂ تفسیر پڑھایا۔عصر حاضر اور ماضی قریب میں گزرے ہوئے شیوخ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ نے بڑا فیض حاصل کیا۔ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ ،حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کی قرآن فہمی کے آپ امین رہے، اس لیے آپ کے درس میں ان شیوخ کے فیوضات کی جھلک نمایاں رہتی ہے۔

(۲) دوسرا اہم فن جس میں آپ ''امام'' کا لقب پانے کے حق دار ہیں وہ ادب عربی ہے۔اگرچہ آپ پندرہ سال سے زائد عرصہ دارالہجرہ میں مقیم رہے اور عالمِ عرب کے بڑے بڑے شیوخ سے استفادہ کیا اور کئی عرب علماء کے لیے مرجع رہے اور لغت عامیہ یا جدید عربی کا بہت مطالعہ کیا لیکن اس سے پہلے آپ کا ادب عربی سے گہرا تعلق رہا۔لمبے لمبے قصیدے آپ کو ازبر یاد رہتے اور ایک محفل میں بیٹھ کر سینکڑوں اشعار سنانے میں کوئی دقت محسوس نہیں رہتی۔ادب سے وابستگی عموماً انسان کو شعر وشاعری کے میدان میں لے جاتی ہے اور تمام تر توانائیاں شعر گوئی میں ختم ہو جاتی ہیں لیکن بحمداللہ حضرت کے ادبی ذوق نے شاعرانہ ذوق بنانے کی بجائے قرآن سے گہری مناسبت پیدا کردی۔چنانچہ ادبی ذوق کی وجہ سے

تفسیر میں آپ جب ادب عربی کا قرآن سے متأثر ہونے کا جائزہ لیتے تو قرآن کا اعجازی پہلو نمایاں رہتا۔ آپ فصیح عربی میں بڑی روانی اور آسانی کے ساتھ گفتگو اور تقریر کرتے ہیں، بڑے بڑے عرب علماء اس کے سامنے حیران رہتے ہیں۔ بدقسمتی سے پشتون معاشرہ میں قدردانی کے فقدان کی وجہ سے معاشرہ آپ کی علمی صلاحیتوں کے استفادہ سے محروم رہا۔ اگر ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی سے سرزمین ہند کو فخر حاصل ہے تو پاکستان کی سرزمین آپ کی عربی دانی پر یقیناً فخر کرتی ہے لیکن کاش اس معاشرہ میں آپ کی صلاحیتوں کو جلا ملتی تو کتنا اچھا ہوتا۔

(۳) تیسرا اہم فن جس سے آپ کی گہری مناسبت اور طبعی ذوق پر دارالعلوم حقانیہ کا دارالحدیث گواہ ہے آپ کئی سالوں سے علوم حدیث کو زندگی دے چکے ہیں۔ بخاری اور ترمذی جیسی اہم کتابیں ہمہ وقت آپ کے درس میں رہتی ہیں بلکہ دارالعلوم حقانیہ میں شعبہ تخصص فی الحدیث کے حوالہ سے آپ علوم حدیث کے لیے ماہرین تیار فرماتے تھے۔

تدریس کے علاوہ جہادی میدان سے آپ کا گہرا تعلق رہا ہے۔ جہاد افغانستان کے حوالہ سے آپ کی خدمات کی وجہ سے لوگ آپ کو 'امام المجاہدین' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ جہادِ افغانستان کے عملی میدان میں متحرک رہنے کی وجہ سے آپ کی ذات کئی رازوں کی امین ہے۔

جود وسخا، عجز وانکساری، قرآن وحدیث سے گہری وابستگی، جفاکشی، ادب عربی پر عبور اور عصر حاضر کے مسائل پر تنقیدی ذوق کی وجہ سے آپ علمی حلقہ میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔

رب کائنات حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کے مرقد پر لامتناہی انوارات وبرکات نازل فرمائے۔ آمین۔

ان للہ ما أخذ وله ما اعطىٰ و كل شيء عنده بأجل مسمى